www.emarsiya.com

مرثیہ (۷) جنگ خیبر

ہے اسمِ خالق یکتا سے ابتدائے سخن

(۱)

ہے اسمِ خالق یکتا سے ابتدائے سخن
محمدؐ عربی سے ملی ثنائے سخن
علیؑ کے ذکر سے ہوں میں حق آشنائے سخن
ہے پنجتن کے توصل سے یہ بنائے سخن
نظامِ دینِ پیمبرؐ کے کُل پیام ملے
کلام پاک پڑھا جب تو چودہ جام ملے

(۲)

میں سیدی ہوں اِسی سلسلے سے مِیری ہوں
ہوں مرثیئے کا سُخنور تبھی ضمیری ہوں
انیسؔ کا ہوں طرفدار یوں دبیری ہوں
یہ ذکر کرتا رہوں گا کہ میں خبیری ہوں
رہِ حیاتِ ابد تک وہ لے کے آیا ہے
خبیرِ خلد نے مجھ کو سُخن سکھایا ہے

(۳)

خدا گواہ محمدؐ کی زندگی ہے علیؑ
صدائے حق ہے پیمبرؐ ترا وصی ہے علیؑ
طلوعِ مہرِ امامت کی روشنی ہے علیؑ
یہ جان لو کہ ہمیشہ علیؑ علیؑ ہے علیؑ
علیؑ وہاں ہے جہاں تک کہ کوئی جا نہ سکا
علیؑ کے حُسن کو سورج کا نور پا نہ سکا

(۴)

فلک کو سر پہ اٹھائے تھے سب قریشِ عرب
نہ پاسِ حکم نبی تھا نہ دل میں الفتِ رب
نبی کو دیتے تھے دھوکوں پہ دھوکے ہائے غضب
تاثرات بتاتے تھے ہے حسب نہ نسب
جہاد کرنے کو جاتے تھے بھاگ آتے تھے
خدا کی مار ہو خیبر میں مات کھاتے تھے

(۵)

یہ عرض حال ہے چالیس دن کی نصرت کا
عمل نظر نہیں آتا کوئی فضیلت کا
ہو سلسلے سے جہاں سلسلہ ہزیمت کا
گھٹا رہے تھے وہ رتبہ نبیؐ کی عظمت کا
پھر اسکے بعد بتاؤ تو کیا بیان کروں
منافقین کی سیرت پہ پہلے لعن کروں

www.emarsiya.com

(۶)

وہ بولے فوج ہی اپنی وہاں سے بھاگ آئی
سپاہ دیکھ کے حارث کو اتنی گھبرائی
کسی نے کہہ دیا مرحب کا ہے یہی بھائی
نہ میری بات سُنی اور نہ اپنی دہرائی
میں چیختا رہا لوگو رکو رکو تو سہی
بتاؤ تو کہ ہوا کیا کہو کہو تو سہی

(۷)

غرور پیٹے جو خیبر میں جا کے لوٹ آئے
جو دوسرے تھے وہ منزل سے بڑھ کے پچھتائے
خدا کسی کو خجالت نہ ایسی دکھلائے
وہ بھاگے ایسے کہ تا دیر رک کے ستائے
اُکھڑ گئے تھے قدم یہ معاملہ کیا تھا
جو ہنپ رہے تھے بتائیں اُنہیں ہُوا کیا تھا

(۸)

سپاہیوں سے جو پوچھا گیا بتاؤ ذرا
یوں لوٹ آنے کا تم سب کے ماجرا کیا تھا
کہا سبھی نے کہ سردار بے وفا نکلا
وہ بھاگ آیا تو ایسے میں کوئی کیا کرتا
منافقوں کے جو کرتوت بُزدلانہ تھے
ادا ادا کے یہ اطوار مخملانہ تھے

www.emarsiya.com

(۹)

منافقوں کی رفاقت سمجھ چکے تھے نبیؐ
جو دھوکے باز ہیں اُن سب کے رہنما تھے یہی
تھے قد دراز مگر واہ بزدلی اِن کی
خدا بچائے بغاوت تھی دوستی میں چھپی
یہ بیٹھے بیٹھے بھی سورج پہ وار کرتے تھے
یہ دن میں رات کے تارے شمار کرتے تھے

(۱۰)

علیؑ کے نام کا سارے جہاں میں چرچا ہے
علیؑ کے دم سے اندھیرے کا دم نکلتا ہے
علیؑ کے نور سے کونین میں اُجالا ہے
علیؑ بہشت کی تقدیر کا سویرا ہے
اُسی سے مشرق و مغرب سوال کرتے ہیں
علیؑ کو بھولنے والے کمال کرتے ہیں

(۱۱)

شجاعتوں کی فضیلت کا نام ہے حیدرؑ
رجز کے جوش کا شانِ کلام ہے حیدرؑ
کُل عرش و فرش کا تجھ پر سلام ہے حیدرؑ
ہمیں ہے فخر ہمارا امام ہے حیدرؑ
وہ ہر قدم پہ مددگار مشکلات میں ہے
علیؑ کا نام زبانوں پہ بات بات میں ہے

www.emarsiya.com

(۱۲)

صدا اُسی کی ملی ہے بھلے نقیبوں کو
وہ حق کی راہ دکھاتا ہے کُل نجیبوں کو
حیات بخشنے والا ہے خوش نصیبوں کو
نظر میں رکھتا ہے ہر وقت وہ غریبوں کو
خدا کے حکم سے طوفاں میں ناوَ کھیتا ہے
علیؑ وہی ہے جو چیونٹی کو رزق دیتا ہے

(۱۳)

ہے فرش و عرش پہ وہ اور چار سو ہے علیؑ
وقارِ دینِ پیمبرؐ کی جستجو ہے علیؑ
خدا کے نور کی تعبیر، ہُو بہ ہُو ہے علیؑ
کلام پاک کے سوروں کی گفتگو ہے علیؑ
علیؑ نہ ہو تو کوئی حق کا راستہ نہ چلے
علیؑ نہ ہو تو امامت کا سلسلہ نہ چلے

(۱۴)

نبیؐ کی سینہ سپر تیری ڈھال ہے حیدرؑ
ہر اک خیال ترا لا زوال ہے حیدرؑ
مثال کیا ہو بھلا! بے مثال ہے حیدرؑ
وہ ذوالجلالِ ازل خوش خصال ہے حیدرؑ
اصولِ دینِ پیمبرؐ جمال ہے تیرا
فروعِ دیں میں عبادت کمال ہے تیرا

www.emarsiya.com

(۱۵)

عطا ہو جامِ شرابِ پیمبریؐ ساقی
نہ کر سکے گا کوئی تیری ہمسری ساقی
خدا نے دی ہے تجھے ایسی برتری ساقی
پلا ہی دے ہمیں صہبائے خیبری ساقی

طہورِ نعرۂ حیدرؑ کی لو نکلنے لگے
رگوں میں جوش سے خوں کروٹیں بدلنے لگے

(۱۶)

یہاں تو اپنے ہیں چاروں طرف سبھی ساقی
پلا دے فرطِ محبت میں نقرۂ ساقی
غدیرِ خم میں پلائی گئی وہی ساقی
صدائے نادِ علیؑ گونجنے لگی ساقی

بیانِ خیبر و خندق کا انتظار رہے
وہ مے پلا کہ مجھے حشر تک خمار رہے

(۱۷)

علیؑ ہے صورت و سیرت میں نورِ حسنِ نظر
علیؑ کے زورِ شجاعت کا نام ہے حیدرؑ
علیؑ ہے جنگ و جدل میں صدائے پیغمبرؐ
علیؑ ہے فرض کے پیکر میں مرضیٔ داور

علیؑ وہ ہے جسے حق کی رضا نبیؐ نے کہا
علیؑ وہ ہے جسے مشکلشا سبھی نے کہا

www.emarsiya.com

(۱۸)

صدائے نادِ علیؑ گونجتی ہے خیبر میں
کسی میں بات کہاں جو ہے ذاتِ حیدرؑ میں
علیؑ کا ایسا کوئی بھی نہیں ہے لشکر میں
علیؑ کی جیت ہے اسلام کے مقدر میں
نبیؐ نے ایسے پکارا کہ آگئے حیدرؑ
منافقین کی نیندیں اُڑا گئے حیدرؑ

(۱۹)

علیؑ کا دبدبہ و رُعب شورِ محشر ہے
علیؑ جہاد میں لہروں کا اک سمندر ہے
علیؑ کا غیظ و غضب ہی خدائی لشکر ہے
علیؑ فضیلتِ اسلام کا مقدر ہے
علیؑ کی فکر و نظر زورِ اعتماد پہ ہے
علیؑ بہ حکم الٰہی بڑے جہاد پہ ہے

(۲۰)

بڑے لحیم تھے دونوں یہ مرحب و عنتر
کسی سے ڈرتے نہ تھے اپنی اپنی طاقت پر
زباں دراز تھے ضدی تھے اور بڑے خودسر
تھے مشکلات میں کتنے دنوں سے پیغمبرؐ
یہاں کسی میں نہ جگرا ہے اور نہ وہ دِل ہے
علیؑ مدد کے لئے آؤ سخت منزل ہے

www.emarsiya.com

(۲۱)

جو کافروں کی قیادت کے ہمنوا تھے ابھی
مذاق اُڑاتے تھے آپس میں بیٹھ کر ناری
علیؑ کے سامنے اسلامِ حق تھا فریادی
نبیؐ بھی پڑھنے لگے حکمِ رب سے نادِ علی
بڑی مُہم تو بہ اعجاز آگئے حیدرؑ
ادا ادا نے کہا ہم ہیں فاتح خیبر

(۲۲)

نبیؐ کے واسطے مشکلکشا تھا ربِّ جلیل
اُدھر سے چشم زدن میں ہوئی علیؑ کی سبیل
علیؑ تھے ایسے میں آشوب چشم سے جو علیل
ہوئی دعائے نبیؐ سے قلیل راہِ طویل
تھے مشکلوں میں پیمبرؐ کسے خبر ہوتی
علیؑ نہ ہوتے یہ مشکل کبھی نہ سر ہوتی

(۲۳)

لعابِ دہنِ محمدؐ سے آئی ایسی بہار
کھلے گلابِ زمن جھومنے لگے اشجار
علیؑ کا نام سُنا جب لرز اٹھے کفار
چمک چمک کے لپکنے لگی وہی تلوار
علیؑ کی تیغ نے ظالم کا سر اُتارا ہے
ہر ایک رن میں، سبھی موذیوں کا مارا ہے

www.emarsiya.com

www.emarsiya.com

(۲۴)

پڑا جو وقت تو سب بھول بیٹھے قول و قرار
تھی کافروں کی جسارت پہ دائمی پھٹکار
ہزار شکر تھی سو جان سے علیؑ پہ نثار
تھی ساتھ صاحبِ قرآں کے عاشقوں کی پکار
علیؑ کے قہر و غضب سے فساد ڈرتا تھا
جہاد آمدِ حیدرؑ پہ فخر کرتا تھا

(۲۵)

بہارِ خلد تھی تمہید ایسے منظر کی
وہ خوشبوؤں کو ملی تھی ہوا گلِ تر کی
مہک رہی تھی گلابی زمین خیبر کی
چھلک رہی تھی ہر اک سو شراب کوثر کی
پلا رہے تھے فرشتے بھی جام بھر بھر کے
جو پی رہے تھے دھنی تھے وہی مقدر کے

(۲۶)

یہ جھوم جھوم کے کہتے تھے پی کے اہل وفا
لطافتِ سخنِ مدعا کا آئے مزا
کھنکتے جام ہوں اے ساقیہ لٹے صہبا
ہر ایک سمت سے گونجے صدائے صلِّ علیٰ
چھنی ہوئی ہے زرہ کی ہری بھری پی لو
شرابِ سُرخ جو پینا ہو خیبری پی لو

(۲۷)

مزا ہے مے میں محبت بھری رسالت کا
علیؑ ولی ہے یہی حُسن ہے نیابت کا
بلند رُتبہ ہے اسلام میں امامت کا
ہے کوثری، اِک الگ میکدہ شجاعت کا
علیؑ کا جام ملے جس کو اُس کی عزت ہے
علیؑ کے اِسم مبارک میں شانِ وحدت ہے

(۲۸)

جو طعنہ زن تھے کئی دن سے مرحب و عنتر
بہت مُلول تھے طنزِ جفا سے پیغمبرؐ
منافقین گئے لوٹ آئے پچھتا کر
نبیؐ پکار رہے تھے مدد کرو حیدرؑ
تمہاری یاد میں میں بیقرار ہوں بھائی
تم آگئے ہو تو اب شہریار ہوں بھائی

(۲۹)

علیؑ نے حکم محمد سے سج لئے ہتھیار
نبیؐ نے دستِ رفاقت سے پیش کی تلوار
جب ہنہنانے لگا فرطِ شوق میں رہوار
دعائیں پا کے روانہ ہوا علیؑ سا سوار
عجیب طرح کی ہلچل تھی لشکر شر میں
کہ جیسے حشر کا منظر ہو ایک محشر میں

www.emarsiya.com

(۳۰)

علیؑ کے گھوڑے کی رفتار تھی ارے توبہ
یہ چال ڈھال وفادار تھی ارے توبہ
نظر نظر میں نظر پار تھی ارے توبہ
یہ راہ راہِ شہریار تھی ارے توبہ
ہرن کی طرح وہ اُڑتا تھا تیز گامی میں
وہ جست بھرتا تھا ہلکی سی بے لگامی میں

(۳۱)

مہک رہے تھے ہر اک سُو گلاب خوشبو سے
فضائیں بس گئیں اِس لاجواب خوشبو سے
فرشتے مست تھے اِس بے حساب خوشبو سے
فلک پہ چھا گئے سر پر سحاب خوشبو سے
بہارِ خلد نظر آرہی تھی خیبر میں
خوشی کے پھولوں کو برسا رہی تھی خیبر میں

(۳۲)

یہودیوں میں یہ غُل تھا یہ کون آتا ہے
غبارِ راہ میں سورج سا جگمگاتا ہے
جو ہے وہ اپنی جگہ آپ کانپا جاتا ہے
نجومیوں کا ستارا بھی جھلملاتا ہے
علیؑ نے سنگ پہ آکر علم جو گاڑ دیا
جو تھے شکست کے طالب اُنہیں پچھاڑ دیا

www.emarsiya.com

(۳۳)

نجومیوں نے جو حیدرؓ کا بانکپن دیکھا
کتابیں کھول کے چرخِ کہن کہن دیکھا
کئی طرح سے ترڈد میں اپنا فن دیکھا
بڑے نکات سے مرحب کا یہ بھی رن دیکھا
وہ سوچتے رہے انگشت رکھ کے ہونٹوں پر
زمیں میں غرق تھا اہلِ قموص کا منظر

(۳۴)

ذرا سی دیر میں نکلا وہ حارثِ بدخُو
ہوا میں اُڑنے لگی خونِ کفر کی بدبُو
بدن کے زعم میں اُس کی زبان پر تھا غلو
یہ ذوالفقار بھی چکھنے کو مانگتی تھی لہو
لعیں نے اپنی زباں کو جو بے لگام کیا
علیؑ کی تیغ نے قصہ وہیں تمام کیا

(۳۵)

قیاس کہتا تھا اُن کا یہ ہاشمی تو نہیں
ہے جس کا ذکر کتابوں میں یہ وہی تو نہیں
بتائے کوئی محمدؐ کا یہ وصی تو نہیں
وہ سوچتے رہے تا دیر یہ علیؑ تو نہیں
اگر علیؑ ہے تو اب اس سے لڑنا مشکل ہے
نجوم کہتا ہے اب اس سے بھڑنا مشکل ہے

www.emarsiya.com

(۳۶)

نکل کے مرحبِ خود سر بہت ہی چنگھاڑا
جب اُس نے گھوم کے حارث کی لاش کو دیکھا
خدا کے شیر نے غیظ و غضب سے للکارا
کہا یہ ڈانٹ کے نام و نسب بتا تو ذرا
یہ بولا مرحبِ خیبر غرور میں بھر کر
سلام کرتے ہیں مجھ کو بڑے بڑے ڈر کر

(۳۷)

خدا کے شیر نے مُڑ کر کہا یہ غیظ میں کیا؟
اگر ہو جان کی پروا تو اپنے ہوش میں آ
تجھے خبر نہیں ہے کس سے سامنا ہے تیرا
اُو بد نصیب شقی پہلے اپنی خیر منا
علیؑ کے رُعب نے کل جسم کو جھنجوڑ دیا
رگوں میں جتنا تھا کس بَل اُسے نچوڑ دیا

(۳۸)

کہا علیؑ نے مری بات مان لے خود سر
ادب سے دینِ پیمبرؐ قبول کر بڑھ کر
جو مانتا نہیں تو لوٹ جا تو اپنے گھر
یہ سن لے، ماں نے مرا نام رکھا ہے حیدرؑ
سنا جو نام تو بالکل اُتر گیا پارا
نظر وہ آنے لگا اک بجھا سا انگارا

www.emarsiya.com

(۳۹)

قدم چھپڑنے لگے، لوٹنے لگا مرحب
کہا کسی نے یہ بڑھ کر یہ کیا ہوا مرحب
جو تو سمجھنے لگا ہے مجھے بتا مرحب
یہ تو نے سوچا بھی انجام ہوگا کیا مرحب
ہر ایک بزم میں تیری ہنسی اڑائے گا
بہادروں میں کبھی تو نہ بیٹھ پائے گا

(۴۰)

یہ سوچ سوچ کے لوٹا، وہ بد شعور و شعار
علیؑ پہ جھپٹا، وہ آخر نکال کر تلوار
علیؑ نے وار کو خالی دیا بہ عز و وقار
غضب میں آگیا شیرِ خدا چھڑی پیکار
علیؑ کی شانِ شجاعت خدا کی قدرت تھی
وہ ذوالفقار سی بجلی خدا کی رحمت تھی

(۴۱)

تھی ذوالفقارِ علیؑ میں شرر فشاں رفتار
کبھی چمکتی تھی اس پار اور کبھی اُس پار
ہزار جان سے ہوتی تھی برق اُس پر نثار
بڑا لحیم سا مرحب جو سامنے تھا شکار
بہ زورِ بازوئے حیدرؑ کمک جو پاتی تھی
جدھر کو ہاتھ گھماتے اُدھر کو جاتی تھی

www.emarsiya.com

(۴۲)

بلند ہو کے جو مرحب پہ وہ گری بجلی
تو خُود کاٹ کے جبڑے تک آگئی بجلی
یہ ذوالفقار ہے گویا اک عرش کی بجلی
علیؑ کے دستِ شجاعت کی ہے یہی بجلی
یہ وار دیکھ کے سورج بھی تھرتھرانے لگا
زمین ہل گئی اور چاند مسکرانے لگا

(۴۳)

گرا وہ دَھم سے جو مرحب تو مچ گئی بھگدر
بچاؤ کہہ کے پکارا یہود کا لشکر
دلوں پہ نقش تھے ویسے ہی حیدریؑ جوہر
فرازِ عرش پہ تھے ذوالفقار کے تیور
جو آ کے لڑتا تھا دستِ وغا پہ مرتا تھا
علیؑ ،بھگوڑوں کا پیچھا کبھی نہ کرتا تھا

(۴۴)

بقائے امن کا ضامن ہوا کے دوش پہ تھا
علیؑ کی جنگ کا دنیا نے معجزہ دیکھا
علیؑ کے دستِ مبارک پہ در تھا خیبر کا
نبیؐ کے کانوں نے جبریل کی سُنی یہ صدا
درِ قَموص ہے ہاتھوں پہ اُس پہ ہے لشکر
خدا گواہ کہ حیدرؑ ہے فاتحِ خیبر

www.emarsiya.com

(۴۵)

بقائے امن کے حامی بھی تھے امامِ حسینؑ
یزید کو نہ یہ بھاتی تھی شانِ زیب وزین
نگاہ رکھتے تھے سب ظالمانِ بدر وحنین
دلوں پہ شاق تھا کیوں ہیں نبیؐ کے نورِ عین
یزیدیوں نے انہیں کربلا میں گھیر لیا
بُلا کے شام کے موذی نے منہ کو پھیر لیا

(۴۶)

یوں کربلا میں محرم کی ساتویں آئی
کلی کلی دِل زہرا کی ہائے مُرجھائی
اُداسی چہروں پہ گرمی میں پیاس سے چھائی
سکینہ رو کے یہ اکبرؑ سے کہتی تھی بھائی
کسی بھی خیمہ میں بھیّا رہا نہیں پانی
کسی بھی ظرف میں اب تو بچا نہیں پانی

(۴۷)

غضب کی دھوپ تھی عاشور کا تھا یہ منظر
بلائیں لیتی تھیں ایک اک کی زینبؑ مضطر
سکینہ گود میں تھی پیاس سے اُداس ادھر
پڑا تھا جھولے میں بیہوش سا علی اصغر
نڈھال پیاس سے بچے تھے غم اُٹھائے ہوئے
کھڑے تھے خیمہ پہ شبیرؑ سر جھکائے ہوئے

www.emarsiya.com

(۴۸)

شہید ہوگئے عباسؑ و قاسمؑ و اکبرؑ
بس اب حسینؑ تھے تنہا اور اک علی اصغرؑ
ہر ایک سمت سے گھیرے تھا شاہ کو لشکر
برس رہے تھے کبھی تیر اور کبھی پتھر
حسینؑ جانب عباسؑ مڑ کے تکتے تھے
غریب گرتے تھے اُٹھ اُٹھ کے خود سنبھلتے تھے

(۴۹)

صغیر لال کو خیمہ سے لے چلے سرورؑ
عبا کا سایہ کئے تھے حسینؑ بچہ پر
یہ کہہ رہے تھے کہ نصرت کا وقت ہے اصغرؑ
کرو تمام یہ حجت بھی اپنی جانِ پدر
زبان ہونٹوں پہ اب پھیر کے جہاد کرو
علیؑ کے پوتے ہو بیٹا علیؑ کو شاد کرو

(۵۰)

فلک پہ روتے تھے سرورؑ کے ساتھ شمس و قمر
شہید ہوگئے ہاتھوں پہ تیر سے اصغرؑ
حسینؑ ملتے تھے خونِ صغیر چہرے پر
پچھاڑیں کھاتی تھی خیمہ میں بانوئے مضطر
صدائیں آتی تھیں رہ رہ کے بیقراری کی
بڑے ہی کرب سے مادر کو انتظاری تھی

www.emarsiya.com

(۵۱)

نہ کوئی شاہ کا مونس نہ کوئی یاور تھا
اخیر وقت تھا عاشور کا یہ منظر تھا
سیاہ شمر کے ہاتھوں میں کند خنجر تھا
حسینؑ شکر میں تھے اور خاک پر سر تھا
بہن حسینؑ کی پھرتی تھی اضطرابی میں
مدد کو کوئی نہ بڑھتا تھا اِس خرابی میں

(۵۲)

پچھاڑیں کھاتی تھی زینبؑ لبوں پہ تھی یہ بُکا
بچا لو بھائی کو عباسؑ اُٹھ کے اے بھیا
نشیب سے اُدھر آتی تھی فاطمہؑ کی صدا
حسینؑ آنکھیں تو کھولو جواب دو بیٹا
چھری حسینؑ کی گردن پہ ہائے چلتی تھی
رباب خیمہ کے در سے لگی سسکتی تھی

(۵۳)

یزید والے ستمگار دل کے تھے کالے
خیام بھی شہِ والا کے سب جلا ڈالے
تھے ننھے بچوں کو ایسے میں جان کے لالے
بلک بلک کے یہ رو رو کے کرتے تھے نالے
نجف سے آکے خدا را بچایئے دادا
نہیں ہے کوئی مددگار آیئے دادا

www.emarsiya.com

(۵۴)

جناب زینبؑ بیکس تھیں اک کشتۂ غم
بہ وقت شامِ غریباں تھیں ذمہ دارِ حرم
جلی قنات کی تھی چوب ہاتھ میں اُس دم
تھیں ہر طرح سے نگہباں وہ بعدِ شاہِ امم
طلایا پھرتی تھیں جنگل میں شیر کی صورت
چہار سمت نظر تھی دلیر کی صورت

(۵۵)

بس ایک سمت سے دیکھا کہ اٹھ رہا ہے غبار
یہ سمجھیں پھر کوئی آتا ہے لوٹنے کو سوار
پکاریں غیظ میں تھم جا، وہیں کہ ہوں لاچار
نڈھال سوئے ہیں بچے اِنہیں نہ دے آزار
تو کوئی بھی ہو تجھے کُل پیمبروںؑ کی قسم
خدا کے واسطے اب ڈھا نہ اور ظلم و ستم

(۵۶)

تو مانتا نہیں میں روکتی ہوں تجھ کو سوار
لجام روک کے بولیں مجھے نہ دے آزار
یہ جان لے مرا بابا ہے حیدرِ کرّار
یہ سنکے کہنے لگا، دیں کا مالک و مختار
نہیں ہے کوئی یہاں پر تری رفاقت کو
نجف سے آیا ہوں بیٹی تری حفاظت کو

www.emarsiya.com

(۵۷)

ہمارا لُٹ گیا سب گھر اب آئے ہو بابا
شہید ہوگیا اصغرؑ اب آئے ہو بابا
جوان مرگیا اکبرؑ اب آئے ہو بابا
رہا نہ کوئی برادر اب آئے ہو بابا

بڑے یہ کرب سے، ناصر تھے دل خراش یہ بین
صدائیں گونج رہی تھیں حسینؑ ہائے حسینؑ

(۵۸)

نہ آئے آپ بلکتا تھا عابد مضطرؔ
نہ آئے آپ سکینہؑ کے چھن گئے گوہر
لعین آکے میرے سر سے لے گئے چادر
نہ آئے آپ یہ ظالم جلا گئے سب گھر

یہی ہے شام غریباں میں کروں بابا
یہ کاٹے کھاتا ہے میداں میں کیا کروں بابا

تمام شد

www.emarsiya.com